سوال

(397) مذاکرہ علمیہ - بابت وی پی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذاکرہ علمیہ - بابت وی پی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذاکرہ علمیہ - بابت وی پی

مسائل شرعیہ مروجہ بہت کم مہیں ضروریات زمانہ زیادہ ہیں ایسی ضرورتوں کیلیۓ شرعی قواعد مقرر ہیں۔ ان سے ایسے مسائل مستبط ہو سکتے ہیں۔ آجکل انگریزی تعلیم کے اثر سے متاثر لوگوں کا سوال ہمیشہ سے علماء پر چلا آیا ہے۔ کہ یہ لوگ تو پرانے مسائل میں بال کی کھال اُتارا کرتے ہیں۔ مگر نئے مسائل پر رائے زنی نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کا حکم بھی نہیں بتا سکتے۔ مثلاً منی آرڈر کا حکم کیا ہے۔ وی پی کا حکم کیا ہے۔ ؟ بظاہر تو بوجہ عام عمل ہونے کے اس قابل بھی نہیں کہ انکی بابت کچھ سوال کیا جائے یا سوچا جائے لیکن ہمیں جو ضرورت محسوس ہوئی ہے اس کے ہاظ یہ سوچنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وی پی کا طریق یہ ہے کہ خریدار فلاں چیز یا فلاں کتاب مجھ کو بزریعہ وی پی بھیج دے۔ اور وہ چیز بائع کی طرف سے چلی جانے کے بعد گم ہو جائے۔ یا مشتری تک پہنچے۔ اس کی قیمت اصل مالک تک نہ پہنچے۔ تو یہ نقصان کس کا ہو گا۔ یعنی دونوں صورتوں میں بائع اصل قیمت مشتری سے لے سکتا ہے یا نہیں ؟

تشریح

یوں ہے کہ ڈاک خانہ ایک چیز کو چیز کی صورت میں لیتا ہے۔ اس کی اجرت کا سارا بوجھ مشتری پر پڑتا ہے۔ مشتری کے لکھنے پر ڈاک خانہ میں دی جاتی ہے۔ اس لئے مبنی جواب مذاکرہ یہ ہے کہ ڈاک خانہ وکیل کسی کا ہے اور وکیل کیسا ہے۔ وکیل بالبیع ہے یا وکیل بالقبض اس پر یہ جواب مرتب ہو گا۔ کہ ڈاک خانہ کی غفلت کا خمیازہ کس پر پڑنا چاہیے۔ اہل علم ناظرین سے اُمید ہے۔ جواب باصواب مدلل سے اطلاع فرمائیں گے۔

(۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۱ئ)

عرصہ ہوا کہ یہ مذاکرہ جاری کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ آجکل جو اشیاء ویلو کرنے کا طریق ہے۔ اس میں حسب قانون ڈاک خانہ کی اُجرت مشتری کے زمہ پر پڑتی ہے۔ اور مشتری

کہتا بھی ہے۔ کہ بزریعہ ویلو بھیج دو۔ اب شرعی صورت میں سوال یہ ہے کہ ڈاک خانہ وکیل کس کی جانب سے ہے۔ بائع کی طرف سے یا مشتری کی جانب سے اس کا اثر اس صورت میں ظاہر ہوگا۔ جب اس ویلو کی قیمت بائع کو وصول نہ ہو۔ کیونکہ اگر ڈاک خانہ بائع کا وکیل بالقبض تو مشتری کا زمہ پاک اور اگر مشتری کا وکیل اور اس نے بائع کی قیمت نہیں پہنچائی تو بائع اس قیمت کا زمہدار نہیں۔

مذاکرہ علماء کرام نے توجہ نہیں فرمائی صرف مولوی عبد الکریم ساکن جنڈیالہ امرتسر نے ایک مختصر سا مضمون بھیجا ہے جو درج زیل ہے۔

مذاکرہ علمیہ بابت وی پی کے جواب میں بندہ اپنی ناقص عقل کی بساط کے مطابق عرض کرتا ہے۔ کہ اس بات کے تو آپ بھی قائل کہ ضروریات زمانہ بنسبت مسائل شرعیہ مروجہ گویا زیادہ ہیں۔ مگرانکے مشروع ہونے یا غیر مشروع ہونے کیلئے قواعد شرعیہ مقرر ہیں۔ جن سے ایسے مسائل مستنبط ہوسکتے ہیں۔ مگر استنباط کرے تو کون کرے قصور ہے تو کس کا۔ قرآن کریم تو ایسی کتاب ہے جس کی بابت ارشاد خداوندی ہے۔ ناطق۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

''پس کون سی حدیث کے ساتھ بعد اس کے ایمان لاویں گے'' اور حدیث نبوی بھی کہہ رہی ہے۔

لایشبہ منہ العلماي لایصلون الی الاحاطۃ بکتبھا حتی یقفوا وقوف من یشبع ولا تنقضی عجایبہ

نہیں پیٹ بھرتے اس سے عالم نہیں پہنچتی احاطہ کرنے تک کہ ٹھہرتے ہیں ٹھرنا اس شخص کا سا جو پیٹ بھر لے خدا سے نہیں ختم ہوتے عجائبات اس کے۔

نیز ابن عباس سے مروی ہے۔

قال جمع اللہ فی ہذا الکتاب علوم الاولین والاخرین وعلم ما کان وعلم ما یکون والعم باخالق جل جلالہ وامرہ وخلقہ

اکٹھا کیا اللہ نے اس کتاب میں علوم پہلے اور پچھلے لوگوں کے اور علم اس کا جو تھا اور علم اس کا جو ہوگا۔ اور علم خلائق کا بلند جلالیت اس کی اور اس کا اور صف خلقیہ اس کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الہیٰ قرآن کریم ہی ایک ایسی جامع کتاب ہیھ کہ ہر زمانیکے ضروریات کے ساتھ استنباط مسائل کرے۔ تو کون یہی علماء جن کو ورثۃ الانبیاء کہا گیا خواہ کسی کے زمانے کے ہوں۔

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراسان نہ شود

مگر آجکل کے علماء جو محنت شاقہ کے متحمل ہوسکتے ہیں۔ وہ تو خاموشی کو اختیار کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کے انگریزی تعلم سے متاثر لوگ علماء پر معترض ہوتے ہیں۔ ہائے افسوس ہماری غفلت اور سستی مولنا جب آپ نے اب وی پی کے مسئلہ کی نسبت ہر طرحسے کھول کر تشریح کردی ہے۔ تو اب تیجہ نکالنا بھی کوئی امر ہے۔ کون زی عقل ہے جو نہیں سمجھ سکتا کہ جب بائع نے اپنی کوئی چیز کتاب وی پی ہو یا منی آرڈر ہو ڈاک خانہ میں دے کران سے رسید بھی فیس دے کر وصول کرلی ہے۔ جس سے وہ چیز وی پی ڈاک خانہ کے زمہ آجاتی ہے۔ اگر اس حالت میں وہ پی یا منی آرڈر کا نقصان ہوگا۔ تو ڈاک خانہ ہی زمہ دار ہے۔ اسی طرح اگر مشتری نے وی پی یا منی آرڈر ڈاک خانہ سے وصول کر کے رسید لکھ دی پھر اگر یہ روپیہ جو مشتری سے ڈاک خانہ کے قبضے میں آگیا۔ جو وکیل بالبیع یا بالقبض تھا۔ ضائع نہ ہوگا تو وہی ڈاک خانہ ہی ضامن ہے۔ اور نہیں نہ بائع ہوگا۔ نہ مشتری۔ ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم بالصواب

(اہل حدیث امرتسری تاریخ بوجہ سکتگی نا معلوم سنہ ۱۹۲۱ئ)

عرصہ ہوا یہ مذاکرہ علمیہ جاری ہوا اہل علم سے جیسی توقع تھی اس پر انھوں نے توجہ نہیں دی۔ مندرجہ زیل مضمون قابل غور ہے۔

ایڈیٹر

وی پی ہویا منی آرڈردونوں صورتوں میں ڈاک خانہ اجیر کی صورت میں وکیل بالقبض ہوتا ہے وی پی کی صورت میں صرف بائع کااور منی آرڈرکی صورت میں مرسل زرکاڈاک خانہ کی رسیداس کا ثبوت ہے۔ جس کے پاس وہ ہوگی۔ ڈاک خانہ بس اسی کا بصورت اجیر وکیل بالقبض ہوگا وی پی ہویااس کی قیمت راستہ میں گم ہونے کی صورت میں مشتری اس کے نقصان کا زمہ دارنہ ہوگا۔ اسر ایئلی مقروض کاارسال کردہ زرگویاوی پی

۔ فاخذخشبة فنقر فادخل فیھاالف دینار وصحیفتہ لی صاحبہ

اگریہ حسن عقیدت اورخدائیتایند سے پہنچ گیا تھالیکن خدا نخواستہ اگر راستہ میں تلف ہوجاتا توسمقروض ادائیگی قرض سے ہر گزسبکدوش نہ ہوسکتا مرسلہ کے تلفھونے کے خیالسے مقروض کاخوداس کی خدمت میں سرلے کر حاضر ہوگا۔ اور قرض دہندہ کا مطالبہ کرتا اورکنندہ کادینے سے انکارنہ کرنا بلکہ دینے کیلئے آمادہ ہونااس بات کی دلیل ہے۔ کہ مشتری وصولی سے پشتروی پی اوروصولی کے بعداس کی قیمت کازمہ دارنہیں

ثم قدم الذي كان اسلفه فاتى بالف دينار (بخاری

يافلان مالی قدطالت النفقة فقال امامالک فقد دفعت انی وکیلی واماانت فھذامالک ۔ (فتح) ملکہ سبانے سلمان علیہ السلام کوہدیہ بھیجاوصولی سے پشتر راستہ میں آکرتلف ہوجاتا توسلمان علیہ السلام ہر گززمہ دارنہ ہوتے جس طرح ہدیہ نہ قبول کرنے پر اعلان جنگ کیاگیا۔ ہدیہ تلف ہونے پر بھی ایسا ہی ہوتااور بلقیس کی مرادہر گزپوری نہ ہوتی اگریہ بات درست ہے کہ مرسل الیہ یعنی خریدارکی وصولی شرط نہیں اوریہ کہ موکل وی پی کردینے سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔ توسلمان علیہ السلام کاہدیہ نہ قبول کرنا بے معنی ہوگا۔ اوریہ جوکہاگیا ہے کہ مشتری کے لکھنے پر بائع وی پی کرنے کی جرات کرتا ہے۔ ٹھیک ہے مگروی پی کا نقصان اس پر نہیں پڑسکتا۔ کیونکہ آجکل کے ڈاک خانہ کے جدیدقانون کی وجہ سے تاجران کتب وایڈیٹران اخبارات کا اعلان ہے۔ کہ پیشگی منی آرڈرکردیاجائے۔ توکیامنی آرڈرتلف ہونے پروہ زمہ دارہوں گے۔ ہر گزنہیں اسی طرح مشتری بھی نقصان کازمہ دارنہ ہوگا۔ رہایہ سوال کہ جب مشتری کسی صورت میں زمہ دارنہیں توپھر کون بائع یاوکیل توجواباً عرض ہے۔ کہ ڈاک خانہ کی بے احتیاطی اور غفلت وغیرہ کی وجہ سے اگر نقصان ہوتو نقصان ڈاک خانہ پر پڑے گا۔ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الیدمااخذت حتی یودي (دارمی)

لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الزعیم غارم (ترمذی۔ دارقطنی)

اگرڈاک خانہ کی غفلت نہیں تووی پی یااس کی قیمت تلف ہونے کانقصان بائع پر پڑے گا۔ اورڈاک خانہ بری رہے گا۔

لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المستعیر غیرالمغل ضمان ولاعلی المستودع غیرالمغل ضمان اخرجہ الدارالقطنی والبیہقی وضعفاہ وصوباوقفہ علی شریح

نیزنقصان غیراختیاری صورت میں محکمہ ریلوے وڈاک زمہ دارنہ ہوگا۔ کیونکہ یوشع بن نون پچھلی گم ہونے کانقصان نہیں پڑا۔

قال حمادا ذاتکفل بنفس ذات فلاشیَ علیہ (بخاری)

یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ ڈاک خانہ جیساکہ اوپر زکرکیاگیا ہے۔ وکیل بالقبض ہے وکیل بالبیع نہیں ہوسکتا کیونکہ وکیل بالبیع کومبیع کے تصرف میں اختیارہوتا ہے۔ اوروہ مبیع کے منافع میں حقدارنہ ہونے کے باعث نقصان کازمہ داربھی نہیں ہوتا۔ رسول اللہ نے عروہ بن سعد کواُضیحہ کی خریداری میں وکیل بناکر بھیجااس کے تصرف سے جونفع ہواتوعروہ اس کا مالک نہ ہوسکاتونقصان کی صورت میں اس کاخمیازہ اس پر کیونکر پڑسکتا ہے۔ اور حکیم ابن حزام کے ساتھ بھی ایساہی ہوا (بخاری۔ ابوداوٗد۔ ترمذی ابن ماجہ دارقطنی) پس وکیل بالبیع اوروکیل بالقبض میں بہت فرق ہے۔ ڈاک خانہ کووکیل بالقبض سمجھنا چاہیے۔

الحاصل وی پی یا اس کی قیمت گم ہونے سے نقصان مشتری پر نہیں پڑے گا۔ ڈاک خانہ کی ڈاک خانہ کی غفلت سے ہو تو ڈاک خانہ پر ورنہ بائع پر۔ اور منی آرڈر کی صورت میں ڈاک خانہ پر یا مرسل زر پر کہ جس کے پاس رسید ہوتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ حدیث لاضمان علی موتمن دار قطنی

اِصل بحث اور مذاکرہ سے غیر متعلق ہونے کی وجہ سے اس مقام پر قابل زکر نہیں۔

(ابو عمران عنایت اللہ۔ وزیر آبادی از سہسوانی مدرسہ اہل حدیث ۱۲ زیقعد سنہ ۱۹۳۹ئ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص383

محدث فتویٰ